

مولوی حزب اللہ جان حقانی

خادم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

دارالعلوم حقانیہ کی روداد تقریب ختم بخاری شریف

بروز جمعرات ۱۳۔ اپریل ۲۰۱۷ء بمطابق ۱۴۳۸ھ

خالق کائنات رب مازال ولم یزل نے جب انسانوں کی یہ بستی بسائی تو جہاں ان کے لئے بیشمار نعمتوں کا انتخاب و سامان کیا تو وہاں ان کی ہدایت کا بھی بندوبست کیا، اس مقصد کے لئے نبوت کا سلسلہ چلایا اور علوم نبوت کو ختم نبوت کے صدقہ ہدایت کے مراکز یعنی مدارس میں جمع کیا، ان مدارس کی ایک کڑی ام المدارس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ہے، جو ہر سال تقریباً ڈیڑھ ہزار علماء کو امت کی دینی تربیت کے لئے مہیا کرتا رہتا ہے، امسال بھی ۱۳ اپریل بروز جمعرات بمطابق ۱۶ رجب ۱۴۳۸ھ کو دارالعلوم حقانیہ کا اکہتر واں سالانہ جلسہ دستار بندی منعقد ہوا، جس میں ملک کے عوام و خواص، علماء و زعماء صلحاء اور مشائخ و حکماء نے ایک کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس بار تقریب دستار بندی دارالعلوم کی نئی زیر تعمیر عظیم الشان مسجد کے صحن میں پہلی مرتبہ منعقد ہوئی، اس پر نور و پر شکوہ محفل و نادہ کی انتظامات کی اعلیٰ ذمہ داری صاحبزادہ مولانا راشد الحق سمیع نے ترتیب دی تھی، جبکہ دیگر انتظامات حضرت مولانا حافظ شوکت علی صاحب، مولانا قاری شفیع اللہ صاحب، مولانا فیض السلام، مولانا انعام الحق، مولانا راحت اللہ اور مولانا سعید اللہ، ناظم عالمگیر خان، حاجی مسعود، اور جعفر شاہ صاحبان نے سرانجام دیئے، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کی خدمات اور مجمع کا جوڑ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے دائیں بازو حضرت مولانا سید یوسف شاہ صاحب نے انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ اس بابرکت تقریب کا آغاز محترم قاری ظہور الحسن صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، اور اذا ذکرت ذکرت معنی کے تحت مولانا عبدالحکیم سجاد نے بعد التلاوة نعت رسول مقبولؐ پیش کی اس دوران قائد جمعیت، نمونہ اسلاف، ماویٰ صلحاء، مرجع علماء، مرکز زعماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم و ائس پر جلوہ افروز ہوئے تو پورے مجمع نے کھڑے ہو کر ترحیمی نعروں سے استقبال کیا۔ پھر دارالعلوم کی خدمات پر سراج الحق سراج صاحب کا منظوم کلام ان کے شاگرد رشید جناب نور الامین صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت مولانا حامد الحق صاحب کے بیٹے محمد احمد اور مولانا سید یوسف شاہ صاحب کے بیٹے محمد احمد شاہ کو حضرت مہتمم صاحب نے رسم بسم اللہ کا آغاز سورہ الفاتحہ سے فرمایا۔ اس کے بعد حضرت نائب مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب کو کلمات تشکر کے لئے دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا:

کلمات تشکر شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم أما بعد فأعوذ باللہ السميع العليم من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وأما بنعمۃ ربک فحدث، صدق اللہ مولانا العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم میرے محترم علمائے کرام، طلبائے عظام، وزرائے کرام اور علاقے کی دین دوست و مذہب پرست مسلمانو! آپ سب کو دارالعلوم آنے پر خوش آمدید کہا، الحمد للہ آج دارالعلوم کا ۷۱ واں دستار بندی ہے، جبکہ ابتداء محلے کی ایک چھوٹی مسجد میں ہوئی تھی آج ایک عظیم الشان ادارے کی شکل میں آپ کے سامنے میں جو وطن عزیز کے نظریاتی قلعے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کے فنڈ سے نہیں چلتے بلکہ حکام یا اعلیٰ افسران جب ٹی وی چینل یا ٹیلی ٹاک پر بیٹھتے ہیں، تو مدرسہ و مسجد کی مخالفت ہی سے شروع کرتے ہیں، واللہ! اگر یہ مدارس نہ ہوتے تو وہ پاکستان سے اندلس بنا لیتے، جہاں جامعہ قرطبہ اور الحمراء وغیرہ تھے، آج وہی مدارس کیا بلکہ نماز تک کی اجازت نہیں، شام، عراق، اردن اور الجزائر میں برائے نام مسلمانی ہے، وہ وطن عزیز سے بھی اسی طرح ایک لادینی ملک بنانا چاہتے ہیں، مگر یہ آپ دینداروں، دین دوستوں اور دین پر جان نثار کرنے والوں کی برکت ہے کہ ہر سال وفاق المدارس میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، اسی طرح ہزاروں فضلاء اور فضلات بنتی ہیں جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں۔ آخر میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ اے فاضلو! آپ کے مادر علمی کو جب بھی ضرورت پڑی ہے تو آپ نے قربانی دی ہیں اور مدرسہ کی ضرورت کو سمجھا ہے، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ یہ روحانی سلسلہ ورشتہ اپنی مادر علمی سے وابستہ رکھیں گے، اور اس کی تمام ضروریات میں اپنی خدمات تاقیامت پیش فرمائیں گے۔ ع پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب

پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کو دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ دارالعلوم کی بنیاد اور اساس اخلاص ہی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم کو پوری دنیا میں عین دیوبند کی سی حیثیت حاصل ہے، اس کے بانی و مبانی کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ ایران سے ایک وفد آیا میری آنکھوں دیکھا حال ہے، انہوں نے کچھ پیسے مدرسہ کے لئے پیش کئے اور کچھ رقم اس تھکیں سے آپ کو پکڑادی کہ حضرت! یہ صرف آپ کے لئے ہیں، آپ اپنی ذاتی خرچ میں لگالیں، مگر آپ نے اسے بھی مدرسہ کے چندہ میں شامل

کیا۔ آخر میں انہوں نے قائد محترم مولانا سمیع الحق کو اشارہ کرتے ہوئے بار بار مجمع سے یہ نعرے لگوائے کہ کل بھی حق زندہ تھا آج بھی حق زندہ ہے۔

پھر لاہور کے جناب شہباز عالم فاروقی صاحب نے یہ نظم پیش کی:

جامعہ حقانیہ ہمارا ہے دین کا گلشن پیا را ہے
بھینی بھینی خوشبو ہے روشن روشن تارا ہے

اس کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے تمام طلباء سے قرآن و سنت پر پابند رہنے کا حلف وفاداری لیا اور اس پر کاربند رہنے کی وصیت کی:

حلف نامہ

نحمدہ و نصلى على رسولہ الكريم اما بعد ہم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لائقانہ ان گنت احسانات کا صمیم قلب سے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اربوں بندوں میں قرآن پاک اور احادیث نبویہ کی اشاعت و ترویج کیلئے منتخب فرمایا: اور دارالعلوم حقانیہ کے جلیل القدر مشائخ کرام اور اجلہ اساتذہ، عظام سے علمی انوار پر برکات سے استفادہ کی نعمتوں سے نوازا، پاکستان کی مایہ ناز اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ جو اسلامی علوم و معارف کا عظیم قلعہ ہے۔ دعوت و ارشاد اور عزیمت و جہاد کا تمام عالم اسلام میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے۔ اس عظیم یونیورسٹی کے اساتذہ اور مدرسین سلف صالحین کے مثالی نمائندے ہیں، ان عبقری شخصیات کے علوم و معارف کا خط وافر فراہم کیا ہے۔

ہم پورے وثوق و اعتماد کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم دارالعلوم حقانیہ کے آغوش شفقت میں جن انعامات سے نوازے گئے ان کا حق تشکر ادا کرنے سے قاصر ہیں، ہم اپنے تمام اکابر اساتذہ اور شیوخ اور لاکھوں علماء کرام، اسلامی دانشوروں اور فرزندان توحید کے اس بے پناہ جہوم میں اور اپنے اس عظیم مادر علمی کی پر شکوہ، منور فضاؤں میں رب العالمین جل جلالہ کے ساتھ پختہ عہد و بیثاق کرتے ہیں کہ ہم اب اس عظیم امانت، وراثت نبویہ، قرآن و حدیث کے علوم و معارف کی ترویج و اشاعت میں اپنی حیات مستعار کے لیل و نہار صرف کریں گے۔

ہمیں موجودہ تاریک، المناک ناگفتہ بہ حالات کا پورا پورا احساس ہے کہ آج کفر و شرک کے علمبردار اور یہودیت کے شیاطین، استعماری قوتوں کے طواغیت نے اسلامی اقدار و روایات اور ان دینی جامعات و معاهد اور مدارس و مراکز کو اپنے جبر و استبداد سے نشانہ بنایا ہے اور ان دینی نشر گاہوں کے مہتممین و اراکین اساتذہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں، اپنی جانوں کو سدھ و القرنین بنا کر ان یا جوجی یلغار کے مقابلوں میں ہم اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر ان شاء اللہ قائم رہیں گے اور اپنی زندگی کو کتاب و سنت کی اشاعت اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے وقف کریں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو تاقیامت قرآن و حدیث کا عظیم قلعہ بنادے اور ہمیں اپنے سالار شریعت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نقش قدم پر دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستہ پر چلائے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ و خلفائے راشدین نے بطور صراط مستقیم ہمارے لئے متعین فرمایا ہے۔ آمین یا الہ العالمین۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور

اس کے بعد وفاقی مذہبی امور جناب سردار یوسف صاحب کو موقع دیا گیا، انہوں نے فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوة والسلام علی رحمة للعالمین أما بعد ! معزز حاضرین! میرے عزیز طالب علم ساتھیوں اور دوستو! السلام علیکم! میرے لئے جامعہ حقانیہ میں آنا کوئی نئی بات نہیں ہے، میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، مولانا سمیع الحق صاحب کے حکم کے مطابق یہاں کئی دفعہ حاضر ہوتا رہا ہوں، جب پشاور میں ہوتا تھا تو اکثر و بیشتر آتے جاتے، ضرور حاضری دیتا رہتا تھا، لیکن جب میری ذمہ داریاں اسلام آباد تبدیل ہوئیں، تو بہت کم موقع ملتا رہا کئی دفعہ میرے بھائی مولانا حامد الحق مجھے دعوت دیتے رہے اور یاد بھی کراتے رہے لیکن مصروفیات کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا، دو تین دن پہلے مولانا سمیع الحق صاحب نے اسلام آباد میں مجھے دعوت دی اور حکم کیا کہ اس بار آپ نے ضرور آنا ہے، تو الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور مولانا صاحب کی دعا سے مجھے حاضری کا موقع ملا یہ میری خوش قسمتی ہے بلکہ ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ آج ہم ایک ایسی درسگاہ میں جو کہ برصغیر کی ایک مایہ ناز درسگاہ ہے اور جس شخصیت سے یہ منسوب ہے یعنی حضرت مولانا عبدالحقؒ اکھٹے ہوئے ہیں، دارالعلوم دیوبند کے بعد میرے خیال میں یہ دارالعلوم دیوبند ثانی ہے، کیونکہ اسی درسگاہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ علم سے منور ہو کر پوری دنیا میں دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، آج یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہزاروں کی تعداد میں علماء یہاں سے دورہ حدیث پڑھ کر اس قابل ہوئے ہیں کہ ان شاء اللہ دنیا بھر میں اسلام کی ترویج اور خدمت کے لئے وہ اپنی خدمات سرانجام دیں گے، میں سب سے پہلے حضرت مہتمم صاحب اور تمام اساتذہ کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس محنت و لگن سے اس ادارے کی خدمت کی اور اسے اس مقام تک پہنچایا کہ آج برصغیر کے مسلمانوں کو اس پر فخر ہے، صوبہ بھر میں اس کی ایک امتیازی حیثیت ہے اس حوالے سے بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ سے اسلام کی وہ شمعیں جلائی جا رہی ہیں جو دنیا کو روشن کر رہی ہیں۔ اس لئے سب سے بڑی بات تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس علم سے نوازا ہے، جس کے ذریعے پوری انسانیت کی رہنمائی کی جاسکتی ہے اور مدارس اسلام کے قلعے ہیں، اسلام کو تحفظ انہی سے مل رہا ہے، ہمارا کام ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے، اسلئے آپ کو ایک بار پھر مبارکباد دیتا ہوں۔

اس کے بعد جناب مولانا محمد سعید ہاشمی حقانی صاحب نے مہاجرین افغانستان کو درپیش مسائل کے حوالے سے قرارداد پیش کی، پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی رہنما اور تحریک دفاع حریمین کے امیر علی محمد ابوتراب صاحب نے فضلاء حقانیہ کو مبارکباد دی پھر صوبہ خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی کے اسپیکر جناب اسد قیصر

صاحب نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کرنے کے بعد مولانا عرفان الحق حقانی صاحب نے شعبہ موتمر المصنفین کے قلمی شاہکاروں اور نئے شائع شدہ مطبوعات شیخ الحدیث قدس سرہ کے خطبات ”دعوات حق“ کی چار جلدوں میں جدید ایڈیشن، ”دارالعلوم حقانیہ اور ردِ قادیانیت“ اور ”فتاویٰ حقانیہ“ کے جدید اضافہ شدہ ایڈیشن کا تعارف کرایا۔

حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب نے امت کو درپیش مذہبی مسائل کے حوالے سے یہ قرارداد پیش کی۔

- (۱) ہم شام میں ہزاروں مسلمانوں کی ظالمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتے ہیں
- (۲) شام میں فوری طور پر جنگ بندی کا اعلان کیا جائے اور مسئلے کا مذاکراتی حل نکالا جائے۔
- (۳) انسانی حقوق کی تنظیمیں اپنے دو غلے معیار کو ترک کر کے شام، فلسطین، کشمیر اور افغانستان برما میں معصوم مسلمان بچوں اور عورتوں کے قتل عام کو روک دیں۔
- (۴) حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ افغانستان کی آزادی کے لئے پاکستان نے تاریخی کردار ادا کیا ہے، افغانستان کے طالبان آزادی کی اس جدوجہد کو منزل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ پاکستان اپنی سابقہ پالیسی پر کاربند رہ کر ان کے بارہ میں بیرونی دباؤ کو نظر انداز کرتے ہوئے طالبان سے اپنے اعتماد کے رشتوں کو مجروح نہ کرے۔
- (۵) یہ اجتماع پاکستان کے بارہ میں غیر اسلامی اقدامات اور بیرونی ایجنڈا پر اسے لبرل اور سیکولر جمہوریہ بنانے کے ارادوں کی شدید مذمت کرتا ہے، اور لاکھوں کا یہ مجمع عہد کرتا ہے کہ اس ملک کے اسلامی تشخص کو ہر حال میں برقرار رکھا جائے گا۔
- (۶) یہ عظیم اجتماع دینی مدارس کے بارہ میں حکمرانوں کی اسلام دشمن پالیسیوں اور علماء و طلباء مدارس کے پکڑ دھکڑ کی شدید مذمت کرتا ہے، مدارس امن و سلامتی کے گہوارے ہیں، مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔

(۸) یہ اجتماع سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس کے لئے اقدامات اٹھائیں،

- (۹) یہ اجتماع شریعت کورٹ کے چیف جسٹس کی سود کے بارے میں ریمارکس کی شدید مذمت کرتا ہے
- (۱۰) یہ اجتماع عہد کرتا ہے کہ دفاع حرمین شریفین کے لئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

آخری درس حدیث کے لئے شیخ عبدالحقؒ کے قافلہ حق کے سرخیل امام اہل حق حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو دعوت دی گئی، آپ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر سیر حاصل بحث کی اور

فضلائے حقانیہ و عوام الناس کو مسلمان ہونے کے ناطے مختلف مسائل سے آگاہ کیا۔ درس حدیث ملاحظہ فرمائیں:

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب: آخری درس حدیث بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم، بعد الحمد والصلوة والتقدیم قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کلماتان حبیبتان الی الرحمن، خفیفتان فی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم میرے قابل قدر مہمانان گرامی! مدرسہ کے اساتذہ کرام! و شیوخ الحدیث اور عزیز طلبہ!

میں تو ایک خادم ہوں اور اس قابل نہیں کہ یہ آخری حدیث میں پڑھاؤں لیکن شیوخ کا حکم ہے، اسلئے تقریباً تیس سال سے میں آخری حدیث پڑھا رہا ہوں، یہاں آئے ہوئے عوام و خواص سب حدیث سننے کیلئے آئے ہوئے ہیں، لہذا سب طلبہ کے حکم میں آپ نے یہ جو سلوک اور راستہ طے کیا ہے علم ہی کیلئے ہے، اور حضورؐ کے ارشاد کے مصداق ہو: من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا للجنة آپ سب کا آنا انتہائی مبارک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو جنت کی طرف رہنمائی کی اور طلباء حدیث میں شام کیا، وہ طلبہ جن کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں، چرند پرند ان کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، بہر حال اس ختم بخاری میں آپ کا شریک ہونا محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، کیونکہ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ختم بخاری پر دعائیں قبول فرماتا ہے، اور آفتوں و مصیبتوں کو دفع کرتا ہے۔

شیخ اشیر الدین فرماتے ہیں کہ میرے شیخ و استاد نے سینکڑوں مرتبہ اس کا تجربہ کیا ہے کہ جب ملکوں یا اقوام پر دنیا کے نوازل و حوادث چھا گئے، تو ختم بخاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے رفع کیا، آج کا جو ختم بخاری ہے، یہ ایک ختم نہیں بلکہ یہ ڈیڑھ ہزار ختم ہیں، (بقدر فضلاء) اور یہ سعادت پورے شرق و غرب میں صرف آپ کو حاصل ہے، ایک ایک حدیث کے لئے صحابہؓ نے بڑے لمبے لمبے سفر طے کئے، ابوالیوب انصاریؓ آپ کے میزبان ہیں اور مدینہ میں دس سال تک آپ سے حدیث سنتے رہے، لیکن ایک حدیث جو اس نے نبی علیہ السلام سے نہیں سنی تھی، اس کیلئے مصر تک کا رخت سفر باندھتا ہے، لقمہ دق صحراؤں میں اونٹنی پر بیٹھ کر مہینوں سفر کرتا ہے، قاہرہ اور مصر کے لوگ استقبال کیلئے کھڑے ہوئے ہیں کہ میزبان رسولؐ آرہا ہے، اتنا لمبا سفر ایک حدیث واللہ فی عون العبد مادام العبد فی عون أخیه، کے سند کی اتصال کیلئے کرتا ہے۔

امام بخاریؒ نے بخاری شریف کی ابتداء، نیت اور اختتام وزن کے حدیث سے کر دی، اس لئے کہ نیت کے ذریعے وزن پیدا ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ نے لاکھوں احادیث میں سے صرف نو ہزار احادیث کا انتخاب کیا، اور پھر ابتداء و اختتام کے لئے مزید تخصیص کے ساتھ انتخاب کیا۔ حدیث لکھتے وقت غسل فرماتے

اور مقام ابراہیم پر دو گناہ ادا کرتے، اور استخارہ فرماتے کہ یا اللہ اس حدیث کے لکھنے میں مجھے کامل رہنمائی عطا فرما۔ بہر حال آخرت میں نیت کا وزن ہوگا۔ جس طرح نیت اسی طرح اجر، کیونکہ إنما الأعمال بالنیات لہذا امام بخاری ثابت کرتا ہے کہ چاہے اعمال ہوں یا افعال ہوں، احساسات ہوں یا اقوال ہوں، سب کا وزن کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کو وہ سب معلوم ہے لیکن دنیا پر ظاہر کر دے گا کہ ان کے کیا کیا اعمال تھے

الْيَوْمَ نَخْتُمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (يسين: ۶۵)

سورہ رحمن کی دو آیتوں میں وزن کا چار بار ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وزن کی کیا اہمیت ہے۔

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۖ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۖ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ (الرحمن: ۷-۹)

بہر کیف یہ دین اعتدال کا دین ہے اس میں افراط و تفریط معتبر نہیں، یہ عدل و انصاف کا دین ہے، جو ظلم و جبر، افراط و تفریط اور دہشت گردی کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت کو اور فراعنہ کے حکومت و سلطنت کو ملیا میٹ کرنے کیلئے آیا ہے، اسی طرح تعلیم کا حامی اور جہالت کو ختم کرنے کے لئے آیا ہے، اب اہل اسلام کو دہشت گردی کہنا حماقت ہے، بلکہ دہشت گرد تو یہود و نصاریٰ ہیں، امریکہ اور اس کے حواری ہیں، ہم سراپا امن ہیں اور کفر کیلئے سراپا جہاد ہیں، لہذا افغانستان، کشمیر، فلسطین اور شام وغیرہ میں جو انسان نما درندے مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں، ان کا مقابلہ کریں گے اور تاقیامت کریں گے۔ آخر میں آپ نے بخاری شریف کے آخری حدیث کا ترجمہ مع طحطاوی کے پیش کیا اور قافلہ حق کے نو جوانوں کو دعائیں دے دے کر الوداع کہا اور فرمایا کہ اے فضلاء کرام! آپ آج فارغ نہیں ہوئے بلکہ ذمہ دار بن گئے ہو اور آج سے ڈیوٹی پر مامور ہو گئے ہو۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

پیر طریقت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی

پیر عزیز الرحمن ہزاروی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اے فضلاء کرام! جامعہ حقانیہ آپ کی مادر علمی ہے، اسے بھلانا نہیں، اس کے حوائج و ضروریات بھی آپ کے سامنے ہیں، جامع مسجد مولانا عبدالحمید کی تعمیر بھی ہو رہی ہے، اور نیا دارالحدیث ریس بھی بن رہا ہے، اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور اہل خیر کی توجہ اس طرف مبذول کرانا، یہ ادارہ مولانا عبدالحمیدؒ کا امت کو سپرد کردہ امانت ہے، اس کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے، اس کے بعد درقت آمیز دعا فرمائی اور مجلس اختتام پذیر ہوئی۔